www.KitaboSunnat.com

ترتیب : اختر راہی

مذاکرہ ـــــ تعمیرِ فرد اور اصلاحِ معاشرہ

(ڈاکٹر سید عبداللہ، ڈاکٹر منیر حسن معصومی، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں
مولانا ماہر القادری، حکیم محمد سعید دہلوی، حافظ نذر احمد)

* پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا لیکن کیا وجہ ہے کہ یہاں کا جدید تعلیم یافتہ طبقہ مذہب سے بیزار رہا ہے؟
* ہمارے معاشرے میں بے راہ روی جس تیزی سے قوت پکڑتی جا رہی ہے۔ آپ کے خیال میں اس کے اسباب کیا ہیں؟
* بے راہ روی اور دوسری معاشرتی خرابیوں کے تدارک کے لیے آپ کیا طریقہ کار تجویز کرتے ہیں؟
* کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ فرد اور معاشرہ کی اصلاح کا انحصار تجدید ایمان و عمل پر ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کا طریق کار کیا ہو سکتا ہے؟
* پاکستان کی غالب اکثریت دین سے جذباتی تعلق رکھتی ہے۔ تجدید و اصلاح میں علماء، اساتذہ اور دانشوروں کی ذمہ داری دوسرے طبقوں سے زیادہ ہے؟ یہ طبقے اصلاح معاشرہ میں کیوں ناکام ہیں یا پورے طور پر کامیاب کیوں نہیں؟
* اصلاح فرد اور تطہیر معاشرہ کا آغاز کہاں سے کیا جائے؟

ڈاکٹر سید عبداللہ صدر دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

سب سوالوں کو یکجا کر کے، سب کا خلاصہ سامنے رکھ کر ایک ہی جواب میں ہمہ جہت نقطہ نظر آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔

آپ کے سب سوالات کا تعلق کسی نہ کسی طور اصلاح معاشرت سے ہے۔ آپ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ ہماری موجودہ معاشرت کیوں بگڑ رہی ہے۔ اس کی اصلاح علماء سے کیوں نہیں ہو رہی اور تعلیم یافتہ طبقے اپنے مذہب اور اپنی معاشرت سے کیوں بیزار ہیں۔

معاشرت کا بگاڑ، غیر ملکی معاشرت کے پرزور حملے کی وجہ سے ہے، جس کے ذرائع و وسائل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہایت مؤثر اور پرزور ہیں ____ ادب، سینما و فلم، ٹیلی ویژن، ریڈیو، ہوٹل، سیر و سفر اور سیاحت کی آسانیاں۔ ان سب میں ترغیباتِ نفس کو مشتعل کرنے کے جملہ اسباب و محرکات موجود ہیں۔ جن کا مقابلہ کرنا اوسط درجے کے انسان (مسلمان) کے بس کی بات نہیں۔ یہ ترغیبات آہستہ آہستہ مزاج میں داخل کی گئیں۔ اس کے بعد جب مزاج مانوس ہو گئے (جیسا کہ اب تقریباً سارے عالم اسلام میں ہو چکے ہیں) تو لذات و شہوات کا کاروبار عام و خاص تک (بلکہ اب گھروں تک میں) پہنچا دیا گیا۔ بڑی عمر کے لوگوں میں سے ایک حصہ ایسا بھی ہے جو اسے ناپسند کرتا ہے مگر نوجوان ترنسلیں جو کالجوں، ہوٹلوں اور سینماؤں کی فضا میں اور نام نہاد ادب کے ماحول میں پل کر نکلی ہیں۔ گھروں میں بھی غالب آ چکی ہیں خصوصاً لڑکیاں ____ یہ سب لوگ پرانی معاشرت سے نفرت کرنے لگے ہیں اور کچھ عجب نہیں کہ عنقریب یہ ملک (باقی عالم اسلام کی طرح) مغربی معاشرت کے شہوانی مظاہر کا گھر بن جائے۔

اس سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ اس کا ایک سبب جدید تعلیم ہے جو ہر مغربی شے کے لیے انس اور میلان پیدا کر دیتی ہے۔ یہ میلان آہستہ آہستہ ہر شئے مغربی کو لبیک کہہ دیتا ہے۔

مغربی ممالک کے ساتھ سیر و سفر کے مواقع اب زیادہ ہو گئے ہیں۔ جو لوگ وہاں جاتے ہیں۔ ظاہری لذت بخش ماحول کے شیدا بن کر آتے ہیں اور یہاں پہنچ کر ان سلسلوں کے مبلغ بن جاتے ہیں۔

بین الاقوامی اعلیٰ ہوٹلوں کی پاکستان میں تعمیر اس لیے گوارہ کی جاتی ہے (بلکہ حوصلہ افزائی کی جاتی ہے) کہ ان کی وجہ سے پاکستان کو زرِمبادلہ کمانے کا موقع ملتا ہے۔ اس کی آڑ میں مغرب کے فواحش پھیلتے ہیں اور پھیلائے جاتے ہیں۔

مغربی اقوام ____ خصوصاً یہودیوں کے کئی ادارے، مختلف ناموں سے اسلامی ملکوں میں (بشمول پاکستان) ان میں فواحش کی منظم تربیت کرنے پر لگے ہوتے ہیں اور تربیت کنندگان میں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے بہت سے اساتذہ شامل ہیں۔

یہ امراض قوم کے امراء میں سب سے زیادہ ہیں ان کی دیکھا دیکھی متوسط اور اس سے نیچے کے طبقوں میں بھی پھیل رہے ہیں ____ اور دانشور گروہ (غریب پروری کے دعوؤں کے باوجود) ان فواحش کے لیے علمی دلائل مہیا کرتا ہے۔

اب آپ سوال کریں گے کہ اس صورتِ حال کا مقابلہ کیوں نہیں کیا جاتا؟ گزارش ہے کہ اس کے کئی اسباب ہیں۔

۱۔ مغرب کی ہر معاشرتی رسم کے ساتھ کسی نہ کسی فائدے کا پیوند لگایا جاتا ہے۔ مغربیوں کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہے کہ نفع کی دلیل اب عالم اسلام میں بہت مقبول ہے لہٰذا نفع کی چاشنی دے کر زہر کو دُور تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

۲۔ جب علماء اس کی مخالفت کرتے ہیں تو کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ علماء ہمیشہ مسلمانوں کے لیے فائدہ مند چیزوں کی ممانعت کرتے آئے ہیں ——— اور یوں بھی علماء کی بات بے وزن کر دی گئی ہے

۳۔ خود علماء بھی یوں بے اثر رہتے ہیں کہ ان کی معلومات مغربی اشیاء و مظاہر کے بارے میں ناقص ہوتی ہیں اس لیے ان کا حملہ اکثر بے دلیل اور غیر مؤثر ہوتا ہے۔

۴۔ تعلیم یافتہ طبقہ مزاجاً نفع پسند، بے حس بلکہ دین بیزار ہے ——— اِلّا ماشاء اللہ۔ ان میں اچھے لوگ بھی ہیں مگر ان میں اس محاذ پر کام کرنے کا ذوق بھی نہیں اور شوق بھی نہیں۔

۵۔ علماء کی مذکورہ بالا بے خبری کے علاوہ، ان کا تصور نہی عن المنکر بھی بدل گیا ہے ——— وہ صرف بُرا سمجھنے تک محدود رہتے ہیں۔ برائی کا صحیح علم حاصل کر کے، اس کے خلاف جہاد کی تنظیم نہیں کرتے ——— ہاتھ سے ٹھیک کرنے کا پروگرام اب مصلحتوں کی نذر ہو گیا ہے۔

۶۔ علماء بڑی برائیوں کو بڑی کہہ کر عجز کا اظہار کر دیتے ہیں ——— چھوٹی برائیوں کو معمولی کہہ کر پیچھا چھڑا لیتے ہیں۔

۷۔ علماء کی توجہ زیادہ تر فرقہ درانہ مسائل کی طرف رہتی ہے یا ارزاں سیاست۔ معاشرت کی اصلاح کا جو موقع انھیں مساجد میں ملتا ہے اُس سے فائدہ نہیں اٹھاتے فرقہ درانہ بحثوں میں فرار کا راستہ پاکر اصلاح معاشرت کا فریضہ انجام نہیں دیتے۔

۸۔ طریق کار کے جدید راستوں سے بے خبری ہے ——— ورنہ کسی ایک نکتہ پر کام کا آغاز کر کے اسے دوسری برائیوں تک پھیلایا جا سکتا ہے، درجہ بدرجہ اور مرحلہ بہ مرحلہ ——— لیکن وہ یا تو کچھ کرتے ہی نہیں یا تقاضہ یہ ہوتا ہے کہ ہر شخص بیک وقت مکمل اسلام کا مکمل پیکر بن جائے اور ظاہر ہے کہ یہ ممکن نہیں، اس لیے علماء کی اٹھائی ہوئی اصلاحی تحریکیں محدود دائرہ خواص سے آگے نہیں بڑھ سکتیں۔

اب رہا یہ کہ اصلاح احوال کی صورت کیا ہے؟ تو گزارش یہ ہے کہ صورت حال جہاد کی طلبگار ہے۔ جہاد میں جدوجہد کی ہر صورت شامل ہے جسے یقین سے شروع کیا جائے اور عقل و حکمت سے چلایا جائے۔ امن پسندانہ ذرائع سے لے کر مسلمانوں کی قوت مجتمعہ کے سہارے برائیوں کو زبردستی روکنے تک ہر چیز اس میں شامل ہے۔ مگر پہلے برائی کے بارے میں پورا علم، اس کے بعد دلائل سے پورا اتمام حجت اور موعظہ حسنہ اور آخر میں مکمل مقابلہ، انسداد اور بیخ کنی ——— اور اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ